مرثیہ: ۲۵

درحال عروسیٔ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا

مطلع

لَیلَۃُ القَدر کی غَیبَت ہے حجابِ زہراؑ

تعدادِ بند: ۹۵

www.emarsiya.com

۱

لیلۃ القدر کی غیبت ہے حجابِ زہراؑ دامنِ عصمتِ مریمؑ ہے نقابِ زہراؑ
حرمِ کعبۂ حُرمت ہیں جنابِ زہراؑ ہدیۂ آسیہ سائی ہے شبابِ زہراؑ
ہر سحر مشغلۂ طاعتِ یزداں بھی رہا
گردشِ آسیہ میں دورۂ قرآں بھی رہا

۲

آسیۂ خلق میں ہے آسیہ سائے زہراؑ پردۂ دیدۂ مریمؑ ہے ردائے زہراؑ
خود عبادت کو ہے مرغوب ادائے زہراؑ مردِ دانا کو ہے تسبیح ثنائے زہراؑ
سورۂ حمد سدا مدح و ثنا کرتی ہے
قُل ہواللہ خود اخلاص کا دم بھرتی ہے

۳

باپ بے مثل، پسر مہدی و شوہر ہادی جس سے خود خانہ خالق کی ہوئی آبادی
بندگی وہ کہ زمانے کے لئے آزادی عرش پر عقد ہوا اور جہاں میں شادی
زیبِ تازہ سے نہ فردوس کی آبادی ہو
حق کرے بیاہ کا ساماں تو نہ کیوں شادی ہو

۴

آج ہر حور میں اندازِ عروسانہ ہے شاد اپنوں سے سوا سبزۂ بیگانہ ہے
لا مکاں جوشِ تجلّی سے جلو خانہ ہے مئے کوثر سے ملبّب ہے جو پیمانہ ہے
آبِ تسنیم کو رہ رہ کے یہ وجد آتا ہے
جوشِ فرحت سے ہر اِک بار اُچھل جاتا ہے

۵

عرشِ اعظم پہ فراہم ہوئے سُکّانِ فلک مثلِ انجم کے ہوئے انجمنِ حورو ملک
ماہ وخورشید سے دہ چند ہر اِک رخ کی چمک سُرخ پوشاک کی کلیوں میں وہ پھولوں کی مہک
گھر کے گھر عطرِ عروسی سے بسے جاتے ہیں
اپنی بو باس پہ محبوب خود اتراتے ہیں

www.emarsiya.com

۶

چاند شرمندہ ہے تاروں نے سجا وہ گہنا　　ہار گرداب کا ہر نہرِ جناں نے پہنا
وہ خوش آئینہ پرندوں کی صدا کیا کہنا　　کھولیں منقاریں تو گویا کہ بجائے شہنا

حکمِ باری ہے نیا رنگ ہو گُل کاری میں
۷ نہ قصور آئے کسی قصر کی تیاری میں

جھوم کر شاخیں اچھلتی ہیں خوشی سے ہر بار　　ہر طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کی ہے پکار
رُخ وہ سبزانِ چمن کے وہ نئے اُن کے سنگھار　　گُل کے جوبن کا وہ رنگ اور وہ جوانی پہ بہار

چاند کو چاندنی کے پھول پہ وارے گردوں
۸ پھل وہ روشن کہ ستاروں کو اُتارے گردوں

عرشِ اعظم پہ مُہیّا ہوا اِک منبرِ نور　　دور میں اُس کے فراہم ہوئے سب قدسی و حور
زیبِ منبر ہوا راحیل جماعت کے حضور　　یوں پڑھا عقد کا خطبہ کہ ہوا جوشِ سُرور

نغمۂ حمد میں ہر گُل صفتِ بُلبُل تھا
۹ ہر طرف طوبا لُہم طوبا لُہم کا غُل تھا

آبِ انگور کا ہوں کب سے میں پیاسا ساقی　　دُختِ رَز کے لئے مُضطر ہے کلیجا ساقی
تیرے ہی سر تو پلانے کا ہے سہرا ساقی　　دے کوئی جام مجھے پھول سے ہلکا ساقی

چشم پوشی نہ کرے تُو تو مزا مل جائے
۱۰ یہ دُلہن آئے جو پہلو میں تو گُل کھل جائے

اُسی جانب کو مری آنکھ لگی رہتی ہے　　سُرخ پوشاک میں جو لال پری رہتی ہے
اُس کو پی لیتا ہوں جب طبع ہری رہتی ہے　　توبہ تو طاق کے اوپر ہی دھری رہتی ہے

کچھ کہے اِس میں جو زاہد یہ جواب ہے اپنا
اور کچھ دیر کا مہمان شباب ہے اپنا

www.emarsiya.com

۱۱

وقت تھوڑا سا مزے کا ہے یہ کیوں ہاتھ سے دوں   کل ہو کیا جانئے کیا آج تو ڈٹ کر پی لوں
لاکھ تقریر کرے کوئی کسی کی نہ سنوں   منہ سے ساغر کو لگائے رہوں جب تک بھی جیوں
اِس کا ہر گھونٹ نیا مجھ کو مزا دیتا ہے
۱۲ شیشہ قُل قُل نہیں کہتا ہے دعا دیتا ہے

بُخل ہے تجھ کو پلانے میں تو اچھا نہ پلا   تیری اِس مے کی مجھے بھی نہیں خواہش اصلا
بے قراری میں زباں سے تھا یہ کلمہ نکلا   ورنہ میں والہ و شیدا ہوں مے جنّت کا
سُکی اِس میں ہے جو اور کسی سے مانگوں
۱۳ دولہا خود ساقیِ کوثر ہے اُسی سے مانگوں

اے مرے ساقیِ گُل پیرہن و گُل اندام   خُلد کے بادہ پرستوں میں رقم کر مرا نام
اپنے مدّاح کو شادی میں نہ رکھنا ناکام   دستِ نازک سے پلا کوئی چھلکتا ہوا جام
ایسی مے ہو کہ مجھے نشّے میں بھی ہوش رہے
۱۴ پہنچوں جب تک لبِ کوثر پہ وہی جوش رہے

حکم طوبیٰ کو ہوا، پہنے قبائے جوہر   لائے وہ بار کہ اُمّت کی ہو الفت کا ثمر
نام ہر ایک کا ہو پھل میں مع نامِ پدر   لوٹ لیں حوریں دُلہن کا یہ تصدّق یکسر
ہر مسلماں کا ہے حصہ کہ ولی کی ہے برات
۱۵ کیوں بری ہوئیں نہ مومن کہ علیؑ کی ہے برات

دولہا حُرمت میں ہے روزہ تو بنی شب کی نماز   صورت و معنیِٔ مصحف کی ہے شان اور انداز
وہ ہے نو روز کا مژدہ یہ شبِ قدر کا راز   وہ ہے اللہ کی قدرت یہ نبیؐ کا اعجاز
غُل ہے اعجاز و کرامت کی جماعت ہوئی آج
ظاہر اسلام سے ایمان کی مِلّت ہوئی آج

www.emarsiya.com

١٦

شاہِ مرداں ہے بَنا اور بَنی خیرِ نسا   قاسمِ خُلد وہ یہ شافعۂ روزِ جزا
نور میں طور وہ یہ پردے میں ہے اَو اَدنیٰ   بدر کا چاند علیؑ طالعِ زہراؑ زُہرہ
صبحِ نوروز بنا ہے، شبِ معراج بنی
١٧ واں تہی دست ہے دولہا یہاں محتاج بنی

مہر میں مہرِ خُدا انجم و قمر ارض و فلک   باغ و گُل نخل و ثمر شہد و شکر آب و نمک
مال و زر لعل و گُہر نار و سقر حور و مَلک   حق نے بندوں کو غلامی میں دیا محشر تک
مہر میں خُلق سلامی میں امامت بخشی
١٨ پر دُلہن کا یہ تصدّق تھا کہ اُمّت بخشی

غور کی جا ہے غُلامانِ شہِ عرش مقام   مہرِ زہراؑ ہو زمین و فلک و آب تمام
حیف ہے اُس کے جگر بند رہیں تشنہ کام   کیوں فلک کیا اُنہیں مٹّی کا بھی دینا تھا حرام
کب تلک خاک میں پنہاں تنِ بے سر نہ ہوا
١٩ مالِ دنیا سے کفن تک بھی میسّر نہ ہوا

ذکرِ شادی میں کروں کیا الم و غم کا بیاں   آج اُس عرش کی صحبت کا زمیں پر ہے سماں
نسبتِ عقد پیام آیا ہے مثلِ قرآں   شادیانہ درِ حیدرؑ پہ بجاتی ہے اذاں
یاں ہیں جبریل و سرافیل جِلو داری میں
٢٠ حمزہؓ و جعفرؓ اُدھر بزم کی تیاری میں

جامۂ علم ہے یاں فتح کا سہرا سر پر   حلم پوشاک ہے واں صبر و قناعت زیور
غازۂ زُہد سے چہرہ یہاں ماہِ انور   واں ہے سجدے کا نشاں چاند سے منہ پر جھومر
واں جو کنگنے کے عوض ہاتھ مُناجات میں ہے
یاں بھی تسبیح علی بند کی جا ہاتھ میں ہے

www.emarsiya.com

۲۱

مثلِ آیات و دُعا عرشیوں کی آمدو رفت   لال حُوروں کے وہ لب پاں بھی ہے جن سے کُلفت
ساز شادی کا وہ نارنج قبائیں زر بفت   چھلّے بالقیس کے مُچھٹ جائیں وہ شانِ ہر ہفت
چشمِ ناری میں جو تھا چشمۂ خوں جذب ہوا
چند عرصہ کو عذابِ ابدی عذب ہوا ۲۲

سورۂ قدر و برات آئی کہ ہاں آئے برات   ساتھ پیغام برأت کا مگر لائے برات
صورتِ وحیِ خدا پیش نبیؐ جائے برات   نار سے ہو کے بری حق سے ہر اک پائے برات
نائبِ شاہؑ ہو نوشاہ نبیؐ قاضی ہو
اور ایجاب ہے پھر کیا جو خُدا راضی ہو ۲۳

لے کے کعبے میں برات آئے جنابِ حیدرؒ   جائے راحیل پیمبرؐ ہوئے زیبِ منبر
کس فصاحت سے پڑھا خطبۂ حمدِ داور   فاتحہ وِرد جو کی کُھل گئے عُقدے یکسر
خوب شادی تھی کہ معبود کی خُرسندی تھی
عقد کا باندھنا خود شرع کی پابندی تھی ۲۴

آخرش بنتِ پیمبرؐ کا جہیز آنے لگا   اِیک مشکیزہ جو آخر میں سکینہؑ سے ملا
ایک وہ پوست کا بستر تھا جو عابدؑ سے چھنا   پاس زینبؑ کے جو تھی دشتِ بلا میں وہ رِدا
سر پہ کُبریٰ کے جو ڈالا تھا دوپٹا وہ تھا
زہر شبّرؑ نے پیا جس میں کٹورا وہ تھا ۲۵

تھی دُلہن کی تو خواصی کے لئے حورِ سحر   سبز محمل لئے حاضر ہوا گردوں در پر
شہر میں چاند کی رخصت کا ہوا غُل گھر گھر   یعنی بِن ماں کی دُلہن ہوتی ہے منزل سے بدر
لوگ کُنبے کے جو مِل مِل کے جُدا ہونے لگے
گو کہ صابر تھے نبیؐ پھیر کے منہ رونے لگے

www.emarsiya.com

۲۶

بیٹی عفت کے محافہ میں نبیؐ کی دختر ہر طرف آیۂ تطہیر نے روکی چادر
کلمہ پڑھتی ہوئی ہمشیرِ کلیمِ داور آسیہؑ آگے چلی کاندھے پہ چھّی رکھ کر
حق نے مریمؑ کو خواصی کے لئے بھیجا ہے
۲۷ عطرِ عنبر کے چھڑکنے کے لئے سارہؑ ہے

باغِ جنّت سے ہوا کرنے کو حوّا آئی صندلِ خُلد لئے مادرِ عیسیٰؑ آئی
آسیہؑ آس میں دہلی کی جبیں سا آئی سارا گھر ہوگیا فردوس جو سارہؑ آئی
بڑھ کے حیدرؑ سے کہا آل میں شامل ہوئے اب
۲۸ یہ سلامی ہے کہ صلوات کے قابل ہوئے سب

اے فلک ساتھ ہو پیدل کے سواری آئی بولے عمارؓ کہ لو سُرخ عماری آئی
چترِ سر بن کے اُدھر رحمتِ باری آئی پردہ کرنے کے لئے آنکھ کی باری آئی
اے قمر ڈھانپ لے منہ بنتِ رسولؐ آتی ہیں
۲۹ کان کو چاہئے پردہ کہ بتولؑ آتی ہیں

پردہ داری کے لئے صاحبِ او ادنیٰ ہیں وہ بھی ادنیٰ ہیں یہاں عرش سے جو اعلیٰ ہیں
تیغِ ہندی کا الف کھینچے ہوئے حمزہؓ ہیں وجہِ جعفرؓ سے بنی اور بھی بے پروا ہیں
شحنۂ صور لئے ساتھ سرافیل چلے
۳۰ تزقو کہتے ہوئے حضرتِ جبریل چلے

چار تسبیح کو پڑھتی ہوئی حوروں کی قطار اِک فرشتوں کا بیاں ہے کہ میں ہفتاد ہزار
سارباں حضرتِ سلمانؓ سلیمان وقار دستِ خورشید میں جس طرح کرن کی ہومہار
پاسِ آداب سے پر جلد نہیں چلتے تھے
جس طرح ضعف سے سجّادِ حزیں چلتے تھے

www.emarsiya.com

۳۱

بعد مادر کے خوزادی کی سواری دیکھو   کس کے ناقے پہ نہیں نامِ عماری دیکھو
ننگے سر جاتی ہے کس بی بی کی پیاری دیکھو   کہتی ہے بھائی ذرا شان ہماری دیکھو

کیا جلوس آج ہے ہمشیر کی اسواری میں
۳۲ ہیں کئی لاکھ شقی اپنی جلو داری میں

آخرش شادیِ حیدرؑ سے خدا شاد ہوا   خوش ہوا کعبے کا مولود گھر آباد ہوا
گو کہ زہراؑ پہ بہت نرغۂ بیداد ہوا   اُس کی تابع رہیں مالک کا جو ارشاد ہوا

شب کو تسبیح و عبادت میں سحر کرتی تھیں
۳۳ دن کو چکّی کے سہارے سے بسر کرتی تھیں

ایک دن احمدِ مُرسل نے یہ زہراؑ سے کہا   اپنی خاطر تو ہر اِک وقت ہے تسبیح و دُعا
بہرِ احباب بھی کچھ رکعتیں پڑھتی ہو بھلا   عرض کی اُن کی تو تسبیح ہے زہراؑ کو سدا

بہرِ اُمّت ہے مری محنت و کُلفت کا ثواب
۳۴ اِن ہی کو بخشتی ہوں شب کی عبادت کا ثواب

بولے احمدؐ کہ ہے اُمّت کا بڑا ہم کو خیال   حشر ہوئے گا جو محشر کو تُلیں گے اعمال
ہنس کے زہراؑ نے ندا دی کہ شہِ عرش جلال   جس کے پلّے میں ہوں میں پھر اُسے کیا خوف و ملال

روزِ حشر آپ کی اُمّت پہ نہ ہوگا بھاری
۳۵ اپنے اعمال سے کردوں گی میں پلّہ بھاری

گرم بازاریِ محشر جو کرے گی میزاں   ساتھ اعمال کے رکھ دوں گی میں اِک جنسِ گراں
بولے شہ جنسِ گراں کیا ہے بتا دو مری جاں   بولی اِک قلزمِ اعجاز کے دُرِّ دنداں

پوچھا پھر بھی سبکی ہوئے تو کیا ہوئے گا
عرض کی پاس سرِ شیرِ خُدا ہوئے گا

www.emarsiya.com

٣٦

پوچھا اِس پر بھی برابر نہ ہو پلّہ تو کیا   عرض کی دوڑ کے رکھ دوں گی جگر شبّرؑ کا
پوچھا پھر بھی نہ مساوی ہو تو رو کر یہ کہا   ٹکڑے قاسمؑ کے بدن کے میں رکھوں گی بابا
پوچھا پھر سکی ہوئے تو کیا باقی ہے
٣٧ رو کے چلّائی کہ زینبؑ کی ردا باقی ہے

پوچھا اِس سے نہ چلا کام تو بولی رو کر   بابا جاں دوڑ کے رکھ دوں گی سکینہؑ کے گہُر
رو کے فرمایا کہ پھر بولی نہ پوچھو سرورؑ   پھر تو میں حشر میں دکھلاؤں گی تازہ محشر
دیکھوں اِس پر تو نہ پلّہ ہو برابر بابا
٣٨ رکھ دوں گی پیاسے کا میں خون بھرا سر بابا

واہ اے فاطمہؑ شافعہ روحی بفداک   کیوں نہ ہو اہلِ ہُمم دخترِ شاہِؐ لولاک
خاص مریمؑ کا مصلّیٰ ہے ترا دامنِ پاک   یہ عبادت کی ادا خَلق سے یہ خُلق و تپاک
جو کہ احمدؐ کے خوارق ہیں وہ عادت تیری
٣٩ دہر میں منزلِ اخلاص ہے صورت تیری

روز مزہ ہوا یہ بنتِ نبیؐ کا دستور   ذکر مسجد کا اُسے پوچھنا حیدرؑ سے ضرور
آج کیا وعظ سنا ہم سے بیاں کیجے حضور   تھا کوئی رنج کا مضموں کہ خوشی کا مذکور
آبرو کی ہوئی جو بات گرہ میں باندھی
٤٠ بات پردے کی مگر سات گرہ میں باندھی

ایک دن وعظ کا مضموں جو علیؑ سے پوچھا   ذکر ایسا تھا کہ خاموش رہے شیرِؑ خدا
جب ہوئیں حد سے مُصر سر کو جھکا کر یہ کہا   آج کا وعظ کوئی آپؑ کے سننے کا نہ تھا
بولیں ایسی ہیں رسولؐ دو سرا کی باتیں
گو پیمبرؐ ہیں پہ کرتے ہیں خدا کی باتیں

www.emarsiya.com

۴۱
آج وہ بات نبیؐ کی ہے کہ کیا کہنا ہے　وحی سے خالی نہیں آپ کا جو نکتہ ہے
ایسی باتیں رہیں مخفی یہ بھلا زیبا ہے　بولے شہ آج چھپانے ہی میں اِک پردا ہے
وعظ وہ صاحبِ قرآن نے فرمایا تھا
جس میں کچھ بنتِ سلیماں کا بھی ذکر آیا تھا

۴۲
بولی مخدومہ وہ فرماؤ جو فرمایا تھا　سر جھکا کر کہا کچھ ذکرِ جہیز آیا تھا
بعد دریافت کے زیور کو بھی بتلایا تھا　پر غرض یہ تھی کہ طاعت سے شرف پایا تھا
سُن کے یہ لب پہ کوئی بات پھر آئی نہ کبھی
یہ حیا آئی کہ پھر آنکھ ملائی نہ کبھی

۴۳
اوج ظاہر کے بیاں سے جو ہوئی شرم کمال　تھا دمِ خوابِ اجل بھی یہی زہراؑ کو خیال
جبکہ فردوس میں داخل ہوئی وہ نیک مآل　بانوئے حشر کے دل پر تھا قیامت کا ملال
دیسے کہتی تھیں حیا اپنی مٹاؤں کیونکر
اپنے دولہا کو جہیز اپنا دکھاؤں کیونکر

۴۴
خواب میں طالعِ بیدار علیؑ نے دیکھا　اِک نئے رنگ کا گلزار علیؑ نے دیکھا
گلشنِ قدرتِ غفار علیؑ نے دیکھا　ایک اِک گُل کو کئی بار علیؑ نے دیکھا
کُھل گیا اوج درِ علم نے جب در دیکھا
آستانے کی طرح سر پہ بھی حیدرؑ دیکھا

۴۵
اے قلم سیرِ گُلستانِ جناں دکھلادے　بیت میں قطعہ گُلشن کا سماں دکھلادے
بحر میں آبروئے نہرِ رواں دکھلادے　عصمتِ حور کو مضمونِ نہاں دکھلادے
نقش میں صورتِ معنیٔ نگار آجائے
بے بھی اُس باغ کی لکھ دوں تو بہار آجائے

www.emarsiya.com

۴۶

کششیں کھینچ لیں دل صفحہ بنے باغ و بہار   خطِ جدول بھی جو کھینچوں تو ہو شانِ گلزار
دائرے مرکزِ دل جن پہ قمر خود پر کار   حرف مٹّی کے بھی آئیں تو بنیں خطِ غُبار

باغ کے وصف میں صفحے کا یہ عالم ہوجائے
۴۷ تختۂ خُلد سے مل کر خطِ تو اَم ہو جائے

حرفِ سبزانِ جناں باغِ سخن میں آئیں   اکڑیں شمشاد کی صورت یہ الف اترائیں
بائیں مانندِ بروبار دلوں کو بھائیں   جعفری جیم کے جوبن کی طرف جُھک جائیں

دال رے مِل کے ہوز رسین سے سبزہ ہوجائے
۴۸ شین اِس شان سے آئے کہ شگوفہ ہوجائے

حُسن ہو صاد صنوبر میں کہ آنکھیں کھولے   تارِ طاؤس سے اِس باغ کا طوطی بولے
مدعی بحر سے حرفوں کے جواہر رولے   گُل شُبک ہوئیں جو کانٹا بھی نظر سے تولے

عین سے سارا جہاں گلشنِ عنبر ہوجائے
۴۹ فے سے فردوس ہو دل قاف سے قنبرؑ ہوجائے

کاف سے کوزۂ کوثر ملے اور گاف سے گُل   لام سے لعلِ جناں لب کو ملے میم سے مُل
ورد کا واوٗ ہو اور ہائے ہوائے بُلبُل   لام الف لالۂ بے داغ دکھائے بالکل

دائرہ کھینچوں تو بینا کو ہو کوثر معلوم
۵۰ یائے مجہول ہو بیلے کے برابر معلوم

چار در دیکھے احاطے کے مگر شان جُدا   بابِ رحمت ہے عموماً پئے خاصانِ خُدا
صبر اور شُکر کے دو باب میں اِک بابِ بلا   حالِ در کھولنا کیا، آپؑ ہیں خود عقدہ کشا

دونوں دروازوں میں حصہ ہے خوش اعمالوں کا
ہے مگر بابِ بلا کرب و بلا والوں کا

www.emarsiya.com

۵۱
صبر کے در کو درِ علم نے کھولا بڑھ کر اُس کے کھلتے ہی صدا آئی کہ حیدرؑ حیدرؑ
چٹکی بھر خاک نہ مخلوق کا سارا عنبر سونے والوں کے لئے دیکھے طلائی واں گھر
در پہ دل سے کہا حیدرؑ یہ تماشا کیا ہے
چاندی سونے کے شجر میں یہ شگوفہ کیا ہے

۵۲
گو کہ ہیں ایک احاطہ پہ کئی ہیں گلزار خُلد و فردوس و نعیم و ارم و دارِ قرار
دیکھا پھر عدن کے ہیں تحت میں جس کے انہار فیضِ باری سے ہے کافر کے چمن پر بھی بہار
چار سُو غُل تھا یہ سب فیضِ امامؑ دیں ہے
یاعلیؑ تیرا وہ گلشن ہے جو علیین ہے

۵۳
نخل ایسے کہ کبھی عرض نہ ہو اُن کا طول دین کی طرح قوی اُن کے فروع اور اصول
کہیں ہیرے کی ہیں کلیاں کہیں یاقوت کے پھول سُرخرو روبروئے حق صفتِ آلِ رسولؐ
ہے زمیں جن سے کہ روپوش گھنے ایسے ہیں
دُلہنیں جن پہ تصدّق ہوں بنے ایسے ہیں

۵۴
بارِ نزہت سے زمیں بوس ہیں کچھ واں کے نہال پر وہ شفّاف اُدھر دیکھ لو اُس سمت کا حال
پھل میں نے تخم نہ ریشہ نہ کسی نخل پہ چھال غنچے موتی کے تو یاقوت کی شاخیں اِک ڈال
جس کے طالب ہو ہمایوں بھی طلبگار ہے وہ
کہئے جس طیر کو خود آنے کو تیار ہے وہ

۵۵
رنگ وہ بوقلموں اور وہ خوش آوازی وہ ترانے کہ ہو زُہرہ کی غمِ دم سازی
گرد ہر کھیل پہ طاؤسِ فلک کی بازی ذہنِ شاعر کی طرح شوقِ فلک پردازی
پاس مردم کے مثالِ نظرِ حور ہیں وہ
پر پلک کا بھی جو کھٹکا ہو تو کافور ہیں وہ

www.emarsiya.com

۵۶

گر کلی پر کی چٹک جائے قیامت ہو جائے	ہوش کی طرح سے اُڑ جائیں کہ حیرت ہو جائے
جو کوئی دیکھے پری زادوں سے نفرت ہو جائے	طوطیاں دیکھ کے آئینہ کی صورت ہو جائے
سنگ دانوں میں چمک ہے دُرِ یکتا سے سوا
۵۷ صاف پیٹوں میں تجلّی یدِ بیضا سے سوا

مہ جبینوں کے وہ ابرو کہ مہِ عید حلال	اُس پہ پھر تیرہ کی باتیں نہیں دیکھو یہ کمال
لب وہ شیریں ہیں کہ عنّاب کی خود ٹپکے رال	گُل پڑے رُخ پہ جو ہو خواب میں بوسے کا خیال
نور سو پردوں سے چھن جاتا ہے گورے ایسے
۵۸ مہر کٹنے لگے ہاتھوں میں کٹورے ایسے

شہد کی نہر میں برّاق وہ آبِ دل جو	جیسے مہندی میں عیاں ماہیِ دستِ مہرو
شیر وہ صاف طباشیر کرے جس سے وضو	عطرِ خس خاک ہو مٹّی میں وہ سوندھی خوشبو
ذکر سردی کا جہنّم جو سُنے تھرّا جائے
۵۹ ایک ہی چھینٹے میں سورج کو پُھریری آ جائے

چھت پہ گُل کاریاں ہیں فرش پہ ہے پُھلواری	نازنیں گُل جنہیں خود بارِ نزاکت بھاری
نشۂ حُسن میں وہ جھومنا باری باری	ہوش اُڑاتی ہے گُلِ جعفری کی طیّاری
صف بہ صف نخل ہیں یا جنگ کی تیاری ہے
۶۰ گُلِ عباسؑ کے حصے میں علمداری ہے

باغباں خندہ جبیں ماہِ لقا گُل اندام	نام کہتا ہے کہ ہے صرف رضا جوئی سے کام
بہرِ خدمت ہیں وہ غلماں کہ ہیں بے دام غلام	جا بجا صحن میں ہے فرش تمامی کا تمام
واں جو داخل ہوئے شاہی کا وہ دم بھرتے ہیں
تخت پر بیٹھے ہوئے سلطنتیں کرتے ہیں

www.emarsiya.com

٦١

تاکا جو خوشہ اُسے منہ میں ٹپکتے دیکھا   کھایا سو بار تو پھر اُس کو چپکتے دیکھا
بھُن کے تیار تھا جو طیر اُچکتے دیکھا   کھا لیا پھر وہیں بُلبُل سا چہکتے دیکھا
اِک ثمر کتنے مزے سوف نہیں خار نہیں
٦٢ لاکھ پھل کھایئے جی سیر نہیں بار نہیں

ہر گل اندام میں اِک تازہ دُلہن کا تھا بناؤ   چشمِ غرفہ سے ہے مہماں کو یہ چشمک اِدھر آؤ
یاں جھروکے میں ہے خود حوض پیو کھاؤ نہاؤ   سیر کھڑکی سے کرو بیٹھ کے یاں لُطف اُٹھاؤ
غُل ہے اِک قصر میں منزل کو ہماری دیکھو
٦٣ عرش سے کرتی ہے باتیں مری کُرسی دیکھو

ناز الیلےٰ تو انداز نرالے دیکھے   دل پریشاں ہو جو وہ گیسوؤں والے دیکھے
ہو چکا چوند قمر کو وہ پیالے دیکھے   جی کے خار اور نہ وہاں جان کے لالے دیکھے
سُرخ اِک قصر کہ مدحت میں جہاں قاصر ہے
٦٤ اُس میں اِک تخت کہ چوکی کو جہاں حاضر ہے

قصرِ یاقوت میں وہ تختِ جواہر کی بہار   فاطمہؑ خواب میں ہے صورتِ بختِ بیدار
طبقِ زر لئے اِک مہر لقا بہرِ نثار   رشکِ مرجاں ہے وہ پنجہ جو ہمیشہ تھا فگار
جس کو داغوں سے سدا باغِ جراحت دیکھا
٦٥ اس کو واں نور سے ہم پہلوئے۔۔۔۔ دیکھا

اپنے طالع کی طرح شہ نے جگایا تو کہا   کب سے مشتاق تھی میں آیئے اے شیرِ خدا
یاد ہے وعظ کا مضموں وہ شہِ ہر دوسرا   یہ وہی بنتِ سلیماں ہے اسے دیکھو ذرا
حق نے مامور کیا خدمتِ بے پر کے لئے
طبقِ زر لئے رہتی ہے نچھاور کے لئے

www.emarsiya.com

۶۶
جس کی خدمت کو نبی زادیاں ہوں ہائے غضب اُس کی پوتی کو کرے خَلق کنیزی میں طلب
اُس کی بیٹی پہ یہ بلوے میں ہوں ذرّوں کا تعب جس کے صدقے میں زرِ خُلد لٹائے خود رب
اُس کے فرزند کی پوشاک لٹے مقتل میں
پھول سے جسم پہ یوں چھیٹے تپے جنگل میں

۶۷
سُن چکے اہلِ عزا منقبتِ بنتِ رسولؐ اب پڑھوں ذکرِ مصائب کہ یہ ہے اصلِ اصول
آہ و زاری سے ہو ظاہر اثرِ حُبِّ بتولؑ رونے کی وجہ سے ہر اِک حسنہ ہے مقبول
روؤ اے اہلِ عزا فاطمہؑ جاں کھوتی ہیں
رات دن ہائے نبیؐ کہتی ہیں اور روتی ہیں

۶۸
کبھی نوحہ ہے کہ حج ہو چکا اے قبلۂ دیں اب کی معراج یہ کیسی ہے کہ پھرتے ہی نہیں
بدر میں ہے کہ اُحد میں ہے مرا ماہِ مبیں پھر کسی گوہرِ دنداں پہ نہ ضرب آئے کہیں
شغل کیا ہے کہ نگاہوں سے ہو پنہاں بابا
جمع کرتے ہو کہیں آیۂ قرآں بابا

۶۹
رات اور دن ہیں وہی اور وہی شمس و قمر باغ اور گُل ہیں وہی اور وہی نخل و ثمر
کوہ دریا ہیں وہی اور وہی لعل و گُہر ہے وہی شہرِ مدینہ، وہی میں اور وہی گھر
پر خدا جانئے کیا شے ہے نہاں آنکھوں سے
خونِ دل ایک طرف دم ہے رواں آنکھوں سے

۷۰
گھر میں گہہ پیٹتی گہہ قبر پہ کرتی نالے خواب سے اُٹھ مری تعظیم کو اُٹھنے والے
کون دیکھے جو کلیجے پہ چلے ہیں بھالے پیٹتے پیٹتے ہاتھوں میں پڑے ہیں چھالے
اوروں پر قہر یہ ہوتے تو غضب ہو جاتے
یہ بلا پڑتی دنوں پر تو وہ شب ہو جاتے

www.emarsiya.com

۷۱

کم نہ تھا وقتِ شہادت سے کوئی وقتِ اذاں   سُن کے تکبیر کا غُل ذبح تھی خاتونِ جناں
باپ کے نام پہ غش تھی وہ محمدؐ کی جاں   ذکرِ صلواۃ سُنا اور ہوئے اشک رواں
لوگ کہتے تھے عجب غم ہے خدا خیر کرے
۷۲ یہ نئے رنگ کا ماتم ہے خدا خیر کرے

کبھی ماتم، کبھی شیون، تو کبھی غش طاری   بڑھتے بڑھتے مرضِ موت ہوئی بیماری
اُس پہ عُسرت کا الم سب ستموں سے بھاری   فاقے ہوتے ہیں دوا پائے کہاں بیچاری
لاغری سے تھا عجب رنگ کہ شکلِ بو تھی
۷۳ کروٹیں لیتی ہوئی موت سے ہم پہلو تھی

ایک دن غش میں یکا یک یہ پکاریں زہراؑ   السلام اے شرفِ روحِ امیں اے بابا
رو کے شبّیرؑ سے یہ زینبؑ مضطر نے کہا   لو فرشتے نظر آنے لگے کیا ہو بھیّا
ہائے مجبور ہیں ہم نے کوئی خدمت بھی نہ کی
۷۴ آئی کیا جلد قضا کوئی وصیّت بھی نہ کی

غش سے چونکایا تو بولی کہ مٹا رنج و تعب   میرے لینے کے لئے آئے ہیں خود شاہِ عربؐ
اپنے بچوں کو تجھے سونپتی ہوں اے زینبؑ   بولی وہ اور نئی بات سُنو ہائے غضب
امّاں کیا کہتی ہو اِن باتوں کے میرے دن ہیں
۷۵ سوچ کر کہیئے میں چھوٹی ہوں کہ وہ کم سِن ہیں

بھائیوں کو مجھے سونپو تو بجا ہے امّاں   رو کے وہ بولی میں بے ہوش نہیں راحتِ جاں
خوب واقف ہوں جو اُلفت ہے تجھے اے ناداں   کیا اُنہیں سونپوں کہ خود ہیں کوئی دن کے مہماں
تو ہے دونوں کے لئے جان کی کھونے والی
تیرے صدقے مِرے مظلوموں کی رونے والی

www.emarsiya.com

۷۶

پھر یہ فرمایا کہ لوگو کوئی اسما کو بلاؤ　　پاس وہ آئیں تو فرمایا کہ تکلیف اُٹھاؤ
جس میں پردہ رہے ایسا کوئی تابوت بناؤ　　جیتے جی ہو مجھے تسکین ابھی لا کے دکھاؤ
لا کے دکھلا دیا تابوت کو تب چین آیا
۷۷ دیکھ کر پردے کا ساماں کہا اب چین آیا

بولیں اُمِ سلمہ دے کے دعا لے کے بلائیں　　دل ہے بے کل کہ کوئی آپ وصیت فرمائیں
بولی لازم ہے مجھے آپ دُعا سے نہ بھلائیں　　شیشۂ خاک جو رکھا ہے مرے سامنے لائیں
دیدۂ قلب سے نظّارۂ تُربت کرلوں
۷۸ پھر ذرا خاکِ شفا کی میں زیارت کرلوں

اُمِ ایمن سے کہا شیرِ الٰہی کو بلاؤ　　آئے حیدرؑ تو پکاریں ہمیں رخصت فرماؤ
رو کے وہ بولے کہ صاحب کوئی حسرت ہے بتاؤ　　عرض کی میری خطا بخشو عذابوں سے بچاؤ
پیٹ کر سینہ کہا آپؑ یہ فرماتی ہو
۷۹ دیکھو معصومہ خطاوار کو شرماتی ہو

عُذر میں کرتا ہوں خود بخشئے حیدرؑ کی خطا　　میرے گھر آن کے تم کو نہ کوئی عیش ہوا
چکّیاں آپ سے پسوائیں ہیں میں نے زہراؑ　　مجھ سے خدمت نہ ہوئی پر نہ کیا تم نے گلا
روزہ رکھتی رہیں روزی جو علیؑ کو نہ ملی
۸۰ ایسی بی بی کسی مرسل کو نبی کو نہ ملی

خیر فرمایئے کچھ اور بھی ہے دل کی مراد　　رو کے بولیں کہ امامہ ہے مری خواہر زاد
میرے بچوں سے اُسے عشق ہے مثلِ اولاد　　وہ کنیزی میں رہے جب ہو یہ لونڈی آزاد
غیر آئے گی تو بچوں کی تباہی ہوگی
چاہے گی اپنی مُرادیں نئی بیاہی ہوگی

www.emarsiya.com

۸۱
دوسری میری وصیّت ہے یہ اے شاہِ زمنؑ　اپنے ہاتھوں سے مجھے دیجیو تم غسل و کفن
پر مجھے غسل جو دینا تو مع جامۂ تن　ہے یہ مطلب کہ پسِ مرگ نہ کھل جائے بدن
اپنے محرم سے بھی جس کو یہ حیا ہو افسوس
اُس کی ہی جائی کے سر پر نہ ردا ہو افسوس

۸۲
تیسرے شب میں مِرا دفن ہو یا شاہِ اُممؑ　یعنی تابوت کو دیکھے نہ کوئی نا محرم
چوتھے مرقد پہ دُعا پڑھنے کو آنا پیہم　آپ قرآں جو پڑھیں گے تو سنیں گے اُسے ہم
پاؤں پھیلا کے کہا لو وہ مَلک آتے ہیں
الوداع اے اسدؑاللہ کہ ہم جاتے ہیں

۸۳
شہؑ سے دیکھا نہ گیا جانبِ مسجد پھر آئے　فاطمہؑ چونک کے پھر بولیں کہ بچّہ کوئی لائے
پہنی بچّے سے قبا لے کے تو گیسو سُلجھائے　پھر وضو کر کے کہا کوئی مُصلّے پہ بٹھائے
سجدے کرتی ہوئی جنّت کو سدھاریں زہراؑ
غیرِ معبود کسی کو نہ پکاریں زہراؑ

۸۴
قبرِ احمدؐ پہ گئے تھے جو پسر بہرِ دُعا　آکے ڈیوڑھی پہ یہ دی زینبِ بیکس نے ندا
ارے دوڑو مرے ماں جاؤ ہوا حشر بپا　فاطمہؑ روٹھ چلیں آکے مناؤ بھیّا
زندگی میں کوئی حسرت نہ نکالی میری
ہائے ڈھونڈوں میں کہا چاہنے والی میری

۸۵
پیٹتے سر کو اِدھر حضرت حیدرؑ آئے　سب کا منہ تکتے ہوئے دونوں برادر آئے
پر وہ یوں آئے کہ جس طرح سے محشر آئے　غش پہ غش دیکھنے والوں کو برابر آئے
منہ سے یہ کوئی نہ کہتا تھا کہ شیدائے حسینؑ
شور تھا چار طرف ہائے حسنؑ ہائے حسینؑ

www.emarsiya.com

۸۶

ماں کے لاشے سے لپٹ کر کئے بیٹوں نے یہ بین   آپ کے ساتھ گیا مغموں والوں کا بھی چین
بولو اماں کہ مناتے ہیں تمھارے حسنینؑ   ہائے کس قلب سے تم سُنتی ہو یہ شیون و شین
جیتے جی آپ نے ہم کو کبھی رونے نہ دیا
آپ جاگیں پہ ہمیں خاک پہ سونے نہ دیا

۸۷

آخرش حسبِ وصیت ہوا غُسل اور کفن   بڑھ کے اُمِّ سلمہ نے کیا رو کر یہ سُخن
آؤ لوگو مِری شہزادی بنیں آج دُلہن   مل چکے سب تو ملے آ کے حسینؑ اور حسنؑ
کلمۂ یاس جنازے کے دہن سے نکلے
دونوں تھرّاتے ہوئے ہاتھ کفن سے نکلے

۸۸

مِل کے بیٹوں سے جو روئیں تو ہوا حشر بپا   آئی آواز چُھڑا دو انہیں یا شیرِ خُدا
عرش ہلتا ہے فرشتوں میں ہے فریاد و بُکا   مِل کے بیٹوں سے بقیعہ کو چلیں خیرِ نسا
بیٹیاں پیٹ کے چلائیں کہ منہ موڑ چلیں
کہتی جاؤ کہ ہمیں کس پہ یہاں چھوڑ چلیں

۸۹

کس کی شادی میں چلیں کس نے بُلایا مہماں   پھر کے کب آؤ گی اتنا تو بتا دو اماں
ساتھ فضّہ بھی نہیں کون ہے خدمت کو وہاں   ہائے تم رات میں گھر چھوڑ کے جاتی ہو کہاں
مومنو! مہر نے بھی جس کا نہ لاشہ دیکھا
اُس کی عترت کا زمانے نے تماشا دیکھا

۹۰

صدقہ اُس قبر کا جس کا ہے کئی جا پہ نشاں   صدقہ اُن ہاتھوں کا مرقد سے ہوئے تھے جو عیاں
صدقہ اُس شخص کا در پردہ جو تھا، محوِ فغاں   صدقہ اُس پنجہ کا مر کر بھی جو تھا خوں افشاں
صدقہ اُس منہ کا جو تختہ پہ برھنہ نہ ہوا
صدقہ اُس تن کا کفن بھی جسے گہنا نہ ہوا

www.emarsiya.com

۹۱

واسطہ اُن کا جو بے ہوش تھے مرقد کے قریں　　صدقہ اُن کا جنہیں تم پال کے بے آس ہوئیں
واسطہ اُس کا نہ تھی جس کے مقدر میں زمیں　　صدقہ اُس گھر کا جسے آگ لگا آئے لعیں
صدقہ اُس کا مرے ہمراہ جو ہے سر اماں
۹۲ بھیج دو اپنے کفن کی مجھے چادر اماں

رات کو آپ نے اُٹھوایا جنازہ ہے ہے　　دن دھاڑے مجھے یوں خَلق نے دیکھا ہے ہے
آپ نے جس کے لئے بخشا تھا مالا ہے ہے　　حال اُسی گردنِ نازک کا ہے کیسا ہے ہے
ننگے سر بھیڑ میں ہوں آکے تماشا دیکھو
۹۳ کیسا پہنا ہے بڑھاپے میں یہ گہنا دیکھو

ہائے وہ شام کا بازار، وہ مضطر زینبؑ　　---تو یہ اسی زہراؑ کی ہے دختر زینبؑ
وہ ستمگاروں کا بلوا وہ کھلے سر زینبؑ　　ہے کوئی اور کہ شبیرؑ کی خواہر زینبؑ
شمر کے خوف سے رونے بھی نہیں پاتی ہے
۹۴ یاس سے بھائی کا منہ تکتی چلی جاتی ہے

نالہ کرتی تھی، کہ اے فاطمہؑ امداد کو آؤ　　وقت آخر جو بندھا تھا وہ قصاہ دے جاؤ
آپ کے پوٹ کی چادر ہے کہاں مجھ کو اُڑھاؤ　　پردے والا جو وہ تابوت بنایا تھا سو لاؤ
لٹ گئی ہوں مری حرمت کو بچا لو اماں
۹۵ اپنے تاب وت میں بیٹی کو چھپا لو اماں

بزمؔ بس اب یہ دُعا مانگ کہ خاتونِ جناں　　کیجئے سعی کہ ہو لُطفِ خُداوندِ جہاں
مُدعا مُدعیِ دل ہے دعا داعیِ جاں　　عالمِ یاس میں سیفی ہے یہاں سیفِ رواں
بابِ ایجاب کھلے عقدہ کشائی ہو جائے
صدقہ عابدؑ کا ثنا خواں کی رہائی ہو جائے

www.emarsiya.com